Rs. 3/-

ہفت روزہ
# الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۱۵ شمارہ ۳ — ۱۸ تا ۲۴ جنوری ۲۰۰۲ء — ۲۳ تا ۲۹ شوال المکرم ۱۴۲۲ھ

## دہشت گردی کے نام پر دینی مدارس کو بدنام کرنے کی

# سنگھی سازش

# عالمی صیہونی تحریک کا حصہ؟

## حکومت کوئی ایک واقعہ بھی پیش کر کے دکھائے کہ دینی مدارس سے دہشت گردی کے نام پر کسی کو پکڑا گیا ہو اور پولیس اسے عدالت میں مجرم ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئی ہو — محمد سالم جامعی

ہٹلر کے پروپیگنڈہ سکریٹری گوبلز کی یہ کہاوت کہ "جھوٹ اتنی بار بولا جائے کہ لوگ اسے سچ سمجھنے لگیں" آج ہندوستان کے اندر کے نام نہاد سنگھ پریوار پر سو فیصد صادق آ رہی ہے۔ اس پریوار اور اس کے حامی سرکاری و غیر سرکاری میڈیا کا اب یہ وطیرہ بن چکا ہے کہ وہ پہلے ایک سنسنی پھیلاتے ہیں پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد اسی مسئلہ کو پھر چھیڑتے ہیں اور اس تواتر کے ساتھ اس کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ملک کے سیدھے سادے عوام اسے ایک حقیقت سمجھ بیٹھتے ہیں۔ دینی مدارس کے خلاف سنگھ پریوار کا پروپیگنڈہ اس کی جیتی جاگتی مثال ہے۔

آزادی کے فوراً بعد فرقہ پرست طاقتوں نے کہنا شروع کیا تھا کہ ہندوستان کے مسلم دینی اداروں کو خلیج کے ملکوں سے مالی تعاون حاصل ہوتا ہے۔ "پیٹرو ڈالر" کی اصطلاح اس وقت زبان زد خاص و عام تھی مگر چونکہ یہ صرف ایک الزام تھا اور سرکاری تحقیقات کے بعد یہ بات صاف ہو گئی کہ باہر کے کسی ملک سے ہندوستان کے کسی مسلم دینی ادارے یا جماعت کو غیر قانونی طور پر کوئی مالی تعاون نہیں مل رہا ہے یہ فرقہ پرست عناصر خاموش ہو گئے تھے۔ ۱۹۷۱ء میں اس وقت پھر اس پروپیگنڈے نے زور پکڑا جب خود ہماری حکومت کے اشارے پر لاکھوں بنگالی مشرقی پاکستان سے ترک وطن کر کے اور پناہ گزیں بن کر ہندوستان آ گئے۔ اس وقت مسلم بالخصوص عرب ملکوں کی طرف سے ان پناہ گزینوں کے لئے جو رقومات آئیں حالانکہ وہ سب سرکاری ذرائع اور سرکاری کھاتے میں آئی تھیں مگر فرقہ پرستوں کو تو ایک بہانہ چاہئے۔ انھوں نے پھر کہنا شروع کر دیا کہ "پیٹرو ڈالر" سے ہندوستان میں مسلم مذہبی و تعلیمی ادارے چلائے جا رہے ہیں حالانکہ اس وقت ملک پر کانگریس کی حکومت تھی لیکن فرقہ پرستوں کے اس پروپیگنڈے سے بہت سے لوگ متاثر ہو گئے اور اس نام پر بہت سے اہم مدارس کو گھیرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اب گذشتہ چند سالوں سے پھر اس سلسلہ میں ماحول کو گرمایا جا رہا ہے اور اس بڑے پیمانے پر پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ معلوم ہوتا ہے ہندوستان کے تمام دینی و اسلامی مدارس و ادارے آئی ایس آئی اور دہشت گردی کے مرکز بنے ہوئے ہیں۔

اترپردیش میں جہاں بی جے پی کی حکومت ہے اس کا شور زیادہ ہے اور وہاں اسی قدر زور کے ساتھ پھیلایا جا رہا ہے کہ ملک کے سیدھے سادے عوام بھی اس سلسلہ میں گمراہ ہونے لگے ہیں۔

ابھی حال ہی میں اترپردیش کے قصبہ بڑوت کا ایک شخص دہلی کے کشمیری گیٹ بس اسٹینڈ پر گرفتار کیا گیا۔ پولیس کی کہانی کے مطابق باغپت شہر کے کسی مدرسہ میں پڑھنے والے کسی کشمیری طالب علم سے اس نے اپنی جان پہچان کا اعتراف کر لیا پھر کیا تھا ...؟ کے اعلیٰ پولیس و انتظامیہ افسران فوراً میدان میں آ گئے اور پورے ضلع کے مدارس کو آئی ایس آئی اور دہشت گردی کا گڑھ قرار دے کر اعلان کر دیا کہ اس ضلع کے تمام مدارس کی گہرائی سے جانچ کی جائے گی اور باغپت پولیس کپتان کے مطابق ایسا اس لئے کیا جائے گا کہ غیر ملکی طلبہ اور مجرموں کے ساتھ تعلق رکھنے والے بچوں کو جو ان مدارس میں تعلیم کے نام پر چھپائے گئے ہیں۔

ہمارے دینی مدارس میں داخلوں کا اپنا ایک صاف ستھرا انتظام ہے جس میں داخلہ لینے والوں کے لئے سابق مدرسہ کی تصدیق اور سرپرست کی پہچان لازمی ہوتی ہے۔ اس لئے کسی خیالی تصور کے نام پر مدارس اسلامیہ کی طرف انگلی اٹھانے کا صاف مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ مسلمانوں اور ان کے دینی اداروں کو بدنام کرنے کی ایک سازش ہے۔

ہم ایک بار نہیں کئی بار اپنے انھیں کالموں میں حکومت سے کہہ چکے ہیں کہ وہ کوئی ایک واقعہ بھی پیش کر کے دکھائے کہ ان دینی اداروں میں پڑھنے والے طلباء میں سے کوئی آئی ایس آئی کا ایجنٹ پکڑا گیا ہو اور حکومت نے اسے عدالت میں ایجنٹ ثابت کر کے اسے سزا دلائی ہو۔ اب تک جتنے لوگوں کو ان مدارس سے پولیس نے حراست میں لیا ہے اور ان میں سے اس نے اب تک جتنے بھی لوگوں کو عدالت میں پیش کیا ہے عدالت نے انھیں باعزت بری کر دیا ہے بلکہ جھوٹے کیس بنانے پر عدالت نے پولیس کی سرزنش بھی کی ہے اور شاید اسی ڈر کی وجہ سے اب پولیس نے ایسے لوگوں کو عدالت تک لیجانا ہی چھوڑ دیا ہے اور پوٹا جیسے آرڈیننس کا سہارا لے کر انھیں گرفتار کیا جاتا ہے جس میں ایک طویل عرصہ تک پولیس ملزم کو اپنی حراست میں رکھ سکتی ہے۔ ہندوستان کے سرحدی علاقوں اور نیپال کے بارڈر پر قائم ہونے والے مدارس کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ دس برس سے جاری ہے مگر آج ہماری مستعد کہی جانے والی پولیس کسی ایک ملزم کو بھی مجرم ثابت نہیں کر سکی ہے۔ یہی حال دوسرے علاقوں کے دینی اداروں کا ہے۔ مدرسہ خادم الاسلام ہاپوڑ سے گذشتہ سال جس طالب علم کو پکڑا گیا تھا اسے یوپی کی ایک عدالت نے باعزت بری کرتے ہوئے یوپی کی پولیس پر جو ریمارک کئے تھے وہ انتہائی چونکا دینے والے تھے اور پولیس کی بدنیتی کا واضح ثبوت تھے۔ ہماری پولیس کے لئے کسی کو ملزم بنانا جتنا آسان ہے اسے مجرم ثابت کرنا اس کے لئے اتنا ہی مشکل ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مولانا سید محمود مدنی کا یہ کہنا سو فیصد درست ہی ہے کہ مدرسوں، مسلمانوں اور علماء کے کردار کو مجروح و مشکوک بنانے کے لئے جو مذموم مہم چلائی جا رہی ہے یہ عالمی صیہونی، یہودی اور مغربی سازشوں کا ہی ایک حصہ ہے۔

مولانا مدنی نے اپنے اس عزم کا بھی

(آگے دیکھئے)

### مدارس کے خلاف صیہونیت کی سازشی مہم کا پامردی کے ساتھ مقابلہ کریں

**ارباب مدارس سے ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند مولانا سید محمود مدنی کی پرزور اپیل**

نئی دہلی ... جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید محمود مدنی نے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ کشیدگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ... [illegible]

# افغانستان کے بعد امریکی دہشت گردی کا اگلا نشانہ کون
# یمن، صومالیہ یا عراق؟

افغانستان کے بعد اب کس کا نمبر ہے؟ یہ سوال اب مختلف حلقوں کی جانب سے پوچھا جا رہا ہے، میڈیا میں بھی اس پر بحث جاری ہے۔ یہ سوال اس لیے بھی پیدا ہوا ہے کہ امریکہ نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ "دہشت گردی" کے خاتمے کی اس کی یہ مہم جس کو Operation Enduring Freedom کا نام دیا گیا ہے ایک طویل المیعاد منصوبہ بندی کا حصہ ہے۔ وہ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ کر ہی دم لے گا گویا جب تک اس "روئے ارض" پر ایک بھی "دہشت گرد" موجود ہوگا اس وقت تک "دہشت گردی مخالف" لڑائی جاری رہے گی۔ چونکہ افغانستان کا زبردست کامیابی ملی ہے، وہاں سے "دہشت گرد حکومت" کا خاتمہ ہو چکا ہے "دہشت گردوں" کے بیس ورک کو مکمل طور پر تباہ کیا جا چکا ہے، دہشت گردی کے سرچشموں کو بند کر دیا گیا ہے اب اس کا آخری مرحلہ بھی باقی ہے "دہشت گردوں" کا صفایا بھی اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو چکا ہے، کابل میں اپنی پسند کی ایک "عبوری حکومت" قائم کر دی گئی ہے، وہاں اپنا قبضہ برقرار رکھنے کے انتظامات بھی کیے جا رہے ہیں، ایک اطلاع ہے کہ امریکہ افغانستان میں اپنا دفاعی نظام نصب کر رہا ہے۔

## عراق پر حملہ ہوا تو منہ توڑ جواب دیا جائے گا
### یوم سپاہ کے موقع پر صدر صدام حسین کا انتباہ

بغداد، ۶ جنوری (یو این آئی) عراقی صدر صدام حسین نے آج یوم سپاہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر کسی نے جارحیت کا ارتکاب کرتے ہوئے عراق پر حملہ کیا تو اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

**عراق نے اپنے باغیانہ تیور تبدیل نہیں کیے ہیں بلکہ اسے حالات کو بیچ دیے جانے کے باوجود وہ اب بھی مغرب کو چیلنج کر رہا ہے اس لیے اس کو بھی سزا دینا ضروری ہے**

**عراق کو غذائی اجناس اور ادویات کی ضرورت ہے تو اس کے لیے بھی اسے امریکہ اور برطانیہ سے پوچھنا پڑتا ہے کہ وہ کتنا تیل بیچے اور کس کے ہاتھ فروخت کرے**

### موت کا سوداگر

### اسرائیل اور فلسطین امن گفتگو کے لیے رضامند

### وسط ایشیا میں جہازوں کی آمد و رفت میں اضافہ

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

# فلسطین اسرائیلی درندگی کا شکار

مشرق وسطیٰ اس وقت بارود کے ڈھیر پر ہے۔ درندہ صفت اسرائیلی وزیر اعظم پوری طرح فلسطینیوں کو کچل ڈالنے اور فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ یاسر عرفات کو ختم کر ڈالنے کے پاگل پن میں مبتلا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اقوام متحدہ کا وہ ادارہ جو دنیا میں انصاف اور امن کے قیام کے لیے وجود میں آیا تھا خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔ جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے وہ تو یہ صاف طور پر کہہ چکا ہے کہ اریل شیرون کو اپنے دفاع کا حق ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ خود امریکہ شیرون کی اس سرکاری دہشت گردی کو جائز قرار دینا چاہتا ہے، اور یہ امریکہ کی سرپرستی ہی ہے کہ اریل شیرون فلسطین میں انسانیت سوز اور وحشیانہ حرکتوں میں مبتلا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اسرائیل اور اس کا خونخوار وزیر اعظم شیرون جس مکتب فکر کی نمائندگی کرتے ہیں اس کی بنیاد ہی جعلسازی، مکر و فریب اور نا انصافیوں سے بھری ہوئی حکمت عملی پر ہے۔ ۱۹۴۸ء میں جب برطانیہ نے اقوام متحدہ کے ذریعہ قلب عرب میں اسرائیلی خنجر گھونپا تھا اس وقت پوری انصاف پسند دنیا نے اس کی مخالفت کی تھی اور اسے ایک ایسا زخم قرار دیا تھا جس کی طویل عرصہ تک ٹیس محسوس کی جاتی رہے گی۔ بلاشبہ یہی ہوا بھی اور آج جبکہ اسرائیلی ریاست کے قیام پر نصف صدی کا عرصہ گزر چکا ہے یہ زخم نہ صرف ابھی تازہ ہے بلکہ اس سے رسنے والے خون میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

چالیس سالہ جنگ و جدال اور جان و مال کی زبردست قربانیوں کے بعد فلسطینیوں نے اسرائیل کو مجبور کیا تھا کہ وہ فلسطینیوں کے حقوق کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی اپنی سرزمین پر ان کی آزاد حکومت کے قیام کو قبول کر لے۔ یورپ کی اپنی سیاسی مجبوریوں اور مصلحتوں کی وجہ سے کئی سال کی جدوجہد کے بعد فلسطین و اسرائیل کے سربراہوں کے درمیان ایک امن معاہدہ بھی طے ہو گیا تھا جس کے تحت ایک فلسطینی اتھارٹی کا قیام عمل میں آیا تھا حالانکہ امریکہ و برطانیہ کی ناجائز اولاد اسرائیل کو اس پورے خطہ میں پوری بالادستی حاصل تھی مگر فلسطینیوں نے صرف امن کی خاطر اسے قبول کر لیا تھا اس سب کے باوجود بھی اسرائیلی حکومت اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئی اور موقع بموقع یہ کوشش کرتی رہی کہ یہ امن معاہدہ ناکام ہو جائے اور اسے فلسطینیوں پر مظالم برپا کرنے کا موقع ملتا رہے۔

اس حقیقت سے ہر شخص واقف ہے کہ فلسطینیوں اور یہودیوں کے درمیان ہونے والے معاہدوں کو فلسطینیوں نے نہیں بلکہ خود اسرائیلی حکمرانوں اور وہاں کے دہشت گرد یہودیوں نے ہی سبوتاژ کیا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اسرائیلی دہشت گردوں نے ہی اپنے ان لیڈروں کو اس لیے موت کے گھاٹ اتار دیا جو فلسطینیوں کے ساتھ امن معاہدہ میں شامل ہوئے تھے اور جن کے بارے میں یہودیوں کا یہ خیال بنا دیا گیا تھا کہ انھوں نے فلسطینیوں کے ساتھ معاہدہ کر کے یہودیوں کو ذلیل و رسوا کیا ہے۔

فلسطینیوں پر اسرائیلی دہشت گردی اور ظلم و جبر کی داستان کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اسرائیل اپنے قیام کے روز اول سے ہی فلسطینیوں کے خلاف دہشت گردانہ کارروائیاں کرتا رہا ہے۔ یہ صہیونی مظالم ہی تو تھے جن کی وجہ سے لاکھوں فلسطینی اپنا گھر بار اور زمین جائیداد چھوڑ کر صحرائے عرب میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے تھے۔ فلسطینیوں کو ان کی جائیداد و املاک اور ان کے شہری حقوق سے محروم کر دینا عالمی تاریخ کا انتہائی سفاکانہ باب ہے۔ معصوم لوگوں کو ہسپتالوں اور پناہ گزیں کیمپوں میں بموں، راکٹوں اور توپوں کا نشانہ بنانے کی کوئی ایک دو مثال نہیں بلکہ ایسے واقعات سے تاریخ بھری ہوئی ہے اور اب جب سے درندہ صفت اور سفاک قاتل اریل شیرون اسرائیل کا وزیر اعظم بنا ہے اس نے تو گویا یہ تہیہ ہی کر لیا ہے کہ اس خطہ ارضی سے فلسطینیوں کو نیست و نابود ہی کر دینا ہے۔

اسرائیل کے اس سفاک وزیر اعظم کو فلسطینیوں کو کچل ڈالنے کے لیے امریکہ و برطانیہ کی بھی پوری پوری سرپرستی حاصل ہے۔ گزشتہ ماہ امریکہ کا جو نمائندہ اسرائیل و فلسطین کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے یہاں آیا تھا، اس نے بھی ظالم اریل شیرون کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا کہ اسرائیلی اپنی بقاء اور

دینے وجود کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ اسرائیل نے فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کو بھی "اشتعال انگیز" کارروائیوں سے باز رہنے کی ہدایت صادر کی تھی۔ صہیونیت کے اس دلال کی نظر میں بموں، راکٹوں اور توپوں کے مقابلہ میں فلسطینیوں کا صرف غلیل اور پتھر پھینکنا بھی اشتعال انگیز کارروائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب سے اس امریکی نمائندہ نے شیرون کی سفاکی اور بربریت کی تائید کی ہے اریل شیرون اور صہیونی دہشت گردوں کی کارروائی میں مزید شدت آ گئی ہے۔ اسرائیلی ایف سولہ جنگی جہاز اور آگ اگلتی توپیں فلسطینی علاقوں میں جا بجا تباہی مچاتے ہوئے ہیں۔ رملہ میں واقع یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹر کو تو پوری طرح تباہ کر دیا گیا ہے۔ اسرائیلی جنگی طیاروں نے فلسطینی اتھارٹی کے ریڈیو اسٹیشن کے ٹاور کو بھی گرا دیا۔ اسرائیلی ٹینک مغربی کنارہ میں گھس کر فلسطینی دیہات و قصبات پر چھاپہ مار کارروائی کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ فوج اور پولیس کے افراد کو بھی دہشت گرد قرار دے کر ہلاک کیا جا رہا ہے۔ اسرائیل نے عرفات سے شیرون نے نہ صرف تمام تعلقات منقطع کر لیے ہیں بلکہ اس کے وزیر اعظم کے جنرل شیرون نے عرفات کو ختم کر دینے کی قسم کھا رکھی ہے جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سفاک اور درندہ صفت اسرائیلی وزیر اعظم اریل شیرون کے مقاصد اور ارادے کیا ہیں۔

امریکہ کا صدر بش پوری دنیا سے دہشت گردی کو ختم کرنے کے دعوے کے ساتھ افغانستان کو تباہ کر چکا ہے وہ دہشت گردی کے نام پر افغانستان کو تاخت و تاراج کر چکا ہے اور اب اس کی نظریں یمن، صومالیہ اور عراق پر گڑی ہوئی ہیں اور خاموشی کے ساتھ ان ملکوں میں اپنی ابتدائی کارروائیاں شروع کر چکا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا امریکہ کے اس صدر کو اسرائیلی حکومت کی اس سرکاری دہشت گردی کی کوئی خبر نہیں ہے اور اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر وہ اس درندہ کو لگام دینے کو کیوں تیار نہیں ہے۔ کیا صرف امریکیوں اور یہودیوں کی جانیں ہی قیمتی ہیں اور فلسطینیوں کے خون کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ امریکہ کا یہ دوہرا پن ہے۔ وہ جس ظلم و زیادتی کو افغانستان میں دہشت گردی کہہ رہا ہے اسی ظلم و سفاکی کو جو اسرائیل نے فلسطین میں برپا کر رکھی ہے اسے امریکہ اپنے دفاع کا حق قرار دے رہا ہے۔

امریکہ اور اس کے صدر جارج ڈبلیو بش کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ اس کی یہ دوہری پالیسی اس کے زوال کا سبب بنے گی اور آج امریکہ کی مجبوری کی وجہ سے اگر عرب کی زبان خاموش ہے تو آسمان کا خدا خود ہی فیصلہ کر دے گا۔ ○○

# جواہر القرآن

سورہ یونس : ۱۰
ترجمہ آیات : ۹۸-۹۹

حضرت شیخ الہند

○ سو کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لاتی پھر کام آتا ان کو ایمان لانا مگر یونس کی قوم جب وہ ایمان لائی اٹھا لیا ہم نے ان پر سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں اور فائدہ پہنچایا ہم نے ان کو ایک وقت تک (ف۱)

○ اور اگر تیرا رب چاہتا بیشک ایمان لے آتے جتنے لوگ کہ زمین میں ہیں سارے تمام۔ اب کیا تو زبردستی کرے گا لوگوں پر کہ ہو جاویں با ایمان (ف۲)

**فوائد** [illegible]

ف۱ یعنی عموماً بستیاں مکذب ہوا ہوا اور شرارتوں کی وجہ سے مستوجب عذاب ٹھہریں ان میں سے کوئی اس طرح ایمان لانے کی نوبت نہ آئی جو عذاب الٰہی سے نجات دیتا۔ صرف یونس علیہ السلام کی قوم کی ایک مثال ہے جس نے ایمان لا کر آتے ہوئے عذاب سے بال بال بچا لیا [illegible]

[illegible]

# دو ایٹمی طاقتوں کے درمیان جنگ کا کوئی امکان نہیں ہے

## اپنی مہم ہمیں خود لڑنی ہوگی

## فوجی دباؤ بنائے رکھنا ہوگا

## احساس محرومی دہشت گردی کا بڑا سبب ہے

### سابق وزیر اعظم جناب وشوناتھ پرتاپ سنگھ کا انٹرویو

■ کیا آپ بتانا چاہیں گے کہ وزیر اعظم نے آپ لوگوں سے کس طرح کا مشورہ کیا ہے؟

■ بات چیت معمول کے مطابق ہوئی تھی۔

■ وہ آپ سے مطلب لینا چاہتے تھے یا اپنے فیصلے پر آپ کی مہر لگانا چاہتے تھے؟

■ رسمی بات چیت تھی ظاہر ہے وہ اپنے فیصلے ظاہر کیے بغیر سوالات کے جواب جاننا چاہتے تھے۔

■ آپ لوگوں نے کیا صلاح دی؟

■ ہم نے بات چیت کی ... صلاح دینے کے لیے ہم وہاں نہیں گئے تھے جو باتیں ہوئیں ان کو بتانا میں ضروری نہیں سمجھتا۔

■ حکومت نے کیا جانکاری دی؟

■ یہ آپ ان سے پوچھئے میں حکومت کا ترجمان نہیں ہوں۔

■ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس بات چیت سے حکومت کا فیصلہ متاثر ہوگا؟

■ اس بارے میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

■ پورے حالات کے بارے میں آپ کا اندازہ کیا ہے؟

[illegible]

# عوام کا جھکاؤ کانگریس کی طرف بڑھتا جا رہا ہے

### سابق وزیر داخلہ مسٹر سبودھ کانت سہائے کا انٹرویو

[illegible]

باقی صفحہ ... پر

# تاریخ کے خلاف ایک مہم

## جسے حکومت کی پوری سرپرستی حاصل ہے

### دہلی یونیورسٹی میں تاریخ کے معروف پروفیسر سومیت سرکار کی خصوصی تحریر

این سی ای آر ٹی نے تاریخ کی کتابوں سے جن دس حصوں کو ہٹا لیا ہے جن کے لئے اب ہر قسم کی دلیلیں دی جا رہی ہیں وزیر اعظم اور وزیر برائے فروغ انسانی وسائل نے اعلان کیا ہے کہ یہ حصے اس لئے ہٹائے جا رہے ہیں کیونکہ وہ ایک طرفہ ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آخر وزیر اعظم یہ کیسے جانتے ہیں اور پھر ان کو ایسا فتویٰ جاری کرنے کا حق کس نے دے دیا ہے۔ ابھی تو یہ کہا جا رہا ہے کہ حذف شدہ حصے ہی ہٹائے گئے ہیں جن کی جگہ دوسرے حصے لائے جائیں گے اور پھر تاریخ کو ایک علیحدہ مضمون کے طور پر گیارہویں کلاس تک ختم کر دیا جائے گا۔

کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر رہا ہے کہ این سی ای آر ٹی کی کتابیں اپنے آپ میں مکمل ہیں۔ کوئی یہ بھی نہیں کہتا کہ ان کو بدلا نہیں جا سکتا لیکن اس کے لئے تحقیق اور مباحثہ ضروری ہے۔

جہاں تک یہ الزام ہے کہ یہ کتابیں ایک طرفہ ہیں ... اس سے مراد لی جاتی ہے کہ کسی خاص نظریے کی حمایت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے تاریخ کو بار بار لکھا جا سکتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا کہ ہر کوئی اپنی مرضی کی تاریخ کو نصاب میں شامل کرنے کی کوشش کرے ... اس کا معیار کتنا بھی کمزور کیوں نہ ہو۔

مثال کے طور پر کئی سال پہلے طے ہو گیا تھا کہ قدیم ہندوستان میں گائے کا گوشت کھایا جاتا تھا اور برہمن ... ویدک تہذیب کے مختلف ماخذوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے ... آثار قدیمہ کے ماہرین نے بھی اس کی تصدیق کی ہے ... (انڈین ایکسپریس ۵ دسمبر ۱۹۹۹ء)

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ دی جا رہی ہے کہ ان کتابوں سے بچوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے ... مختلف مذاہب اور فرقوں کے درمیان ... ہم کہہ سکتے ہیں کہ بچوں کو ان حقائق سے محروم رکھا جائے ...

ہو جاتا ہے۔

یہ بات آخر کون طے کرے گا کہ کن کی کتابوں سے کس کے جذبات کو ٹھیس پہنچ رہی ہے۔ پروفیسر ستیش چندر کی کتاب سے گرو تیغ بہادر کی شہادت کی مثال کو ہی لے لیجئے۔ خالصتان تحریک کے دور میں بھی اس پر کوئی سوال نہیں اٹھایا گیا تھا اور اب اچانک اس پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔ وہ بھی پنجاب میں نہیں بلکہ دہلی کی حکومت نے اس کو موضوع بنایا ہے۔ صرف ایک ہی بات کے لئے کہ اس وقت پنجاب میں انتخابات کا دور ہے۔ جس کسی نے بھی اس حصے کو پڑھنے کی کوشش کی ہے وہ جانتا ہے کہ ...

پروفیسر چندر نے گرو جی کی شہادت کے چار حصوں کو طلباء کے سامنے رکھا ہے ... "قتل اور لوٹ وغیرہ" الفاظ کے لئے آج ان کو ملزم ٹھہرایا جا رہا ہے ... یہ الفاظ ... سرکاری دستاویزات ... مورخوں کے لئے ...

ہم ایک مرتبہ پھر جذبات کی طرف لوٹتے ہیں ... کی زیادتیوں کی بات کو لیں تو کیا عہد قدیم کے برہمن وادی تاریخ ... کیا ... بچوں کے جذبات ... ہندو راشٹر ... کیا آج بھی جذبات ... دیوی دیوتاؤں ... یہ کوئی اتفاق نہیں ہے ... آر ایس ایس ... سیکولر اقتدار اور علمی آزادی کی فکر ہے ...

جنہیں ان سب باتوں کو ابھی کی سے لیا جا رہا ہے۔ کیا تاریخ کا کام یہی ہے کہ وہ ہمیں پریشان کن حقائق کو چھپائے اور خوشگوار انجام والے حقائق کو ہی پیش کرے ... اپنے سیاسی کھیل کھیلنے ... وزیر برائے انسانی وسائل نے تو صاف اعلان کر دیا ہے کہ ... لیڈروں کو ان سب کی جانچ کرنی چاہئے۔ اس سلسلے میں شاید انہوں نے این سی ای آر ٹی کو ہی حکم بھی دیا ہے۔

تعلیم اسی وقت کارگر ہوتی ہے جب وہ مدلل سوچ کو ترجیح دے اور اسے جتنا جلدی ہمارے بچوں کے ذہنوں تک پہنچایا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔

دلچسپی کی بات یہ ہے کہ جذبات کے نام پر ... سنگھ پریوار ... ایک رپورٹ ہے کہ بنگال کی حکومت نے بھی حال ہی میں ایک ... حکم ... اس طرح کی کارگزاریاں ... سیاسی دلیل ... کہ جو ... تاریخ کو ایک سمت میں ...

چاہئے اور شاید اسی لئے ہم تاریخ میں لپٹے اور پچھڑے ہوئے کا ایک کھیل کھیل رہے ہیں ... سنگھ پریوار کے لئے ایک خاص قسم کی تاریخ بیچنا ضروری ہے ... حکومت کی اس معاملے میں مداخلت کی مثال دوسری حکومت کے مقابلے کہیں زیادہ منظم اور وسیع ہے۔

یہ حکومت کبھی پوری کا کھیل کھیل رہی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کانگریس اور کمیونسٹوں نے بھی ان کھیلوں کو کھیلا ہے لیکن آج جو کچھ ہو رہا ہے وہ بالکل الگ ہے۔ اس کے لئے صرف ایک مثال کافی ہوگی۔ انہوں نے ... ICHR کے چیئرمین ... عرفان حبیب صاحب کو ... ہٹایا ... عرفان حبیب ایک کمیونسٹ نظریے کے مورخ ہیں ... بی جے پی نے ۱۹۸۹ء کے انتخابات میں ... کانگریس کو ہٹانے میں ... ایسوسی ایشن آف انڈیا (ASI) ... ایودھیا ... ماہر آثار قدیمہ ہیں لیکن سنگھ پریوار ... ۱۹۹۸ء کے بعد سرکاری پیسے سے چلنے والے اداروں کا کیا ... سوال یہ ہے کہ کیا تاریخ کو اپنے ساتھ ... آج سنگھ پریوار کو صرف ہندو ... سے ہی ... مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف نفرت کرنا ہوگا۔

سنگھ پریوار کے لئے تو یہ تاریخ سازی اور بھی ضروری ہے ... ماضی کے مسائل ... فرقہ پرستی ... ہندو قوم پرستی ... سیکولر ... مسلم اور ہندو ... انگریزوں ... ایسے ہی ... ہو سکے گی۔ □□

صفحۂ روزگار:

## مستقل آمدنی کا بہترین ذریعہ ہے ہیلتھ کلب کا کاروبار

اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا ہے کہ آج زیادہ تر نوجوان ابھی ملازمت کی چاہ کے لئے اپنی زندگی کے بیش قیمت وقت کو یوں گنوا رہے ہیں جبکہ وہ اپنے ملک میں بڑھتی بے روزگاری سے پوری طرح واقف ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو ان کی یہ ... اپنے روزگار کے طور پر ... خود روزگار حاصل کرنے ... باب اس کے لئے یہ ...

ضروری ہے کہ آپ کون سی صنعت کس سطح پر شروع کرنا چاہتے ہیں ... ان پر کچھ لکھا ہے ... کام شروع کرنے سے پہلے ... لے لیں۔

آج کل ہیلتھ کلب کا کام کافی پھل پھول رہا ہے ... ورزش کی ... ہیلتھ کلب ... ایک ... ۱۵۰ روپے ... ۵۰۰ روپے ... ہیلتھ کلب کے لئے ... سامان ... سائیکل ... کی ضرورت ہوگی ...

ورزش کو کیا جا سکے ... روپے کی لاگت آتی ہے ... دیکھا گیا ہے کہ ہیلتھ کلب ... ۱۵۰ روپیہ ... ۵۰۰ روپے ... □□

## عالم اسلام

### ترکی نے عراق پر ممکنہ حملے کی سخت مخالفت کی

انقرہ: ترکی کے ایک سینئر فوجی افسر نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف مہم میں افغانستان کے بعد عراق کو نشانہ بنایا تو ترکی کو شدید دشواری کا سامنا کرنے پڑے گا اور آزاد ریاست کا معاملہ ایک مرتبہ پھر تیزی سے ابھر کر سامنے آئے گا۔ ترکی کی داخلی خبر رساں ایجنسی نے چیف آف اسٹاف کے حوالے سے کہا کہ امریکہ کے عراق پر ممکنہ حملے کی سخت مخالفت کرتے ہیں کیونکہ اس سے عربوں میں بے چینی کی لہر کے ساتھ ساتھ خود ترکی کے لیے علاوہ کرد ریاست کا مسئلہ دوبارہ کھڑا ہو جائے گا۔

### ملیشیا میں تین مسلم رہنماؤں کو پھانسی کی سزا

کوالالمپور: پاکستان کی طرح پر امریکہ کو خوش کرنے کے لیے ملیشیا کی ایک عدالت نے ایک مسلم تنظیم کے تین رہنماؤں کو پھانسی کی سزا دی ہے۔ ...

### اسلامی ٹیلی ویژن چینل کا آغاز جلد

دوحہ: اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے ذرائع نے اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ جلد ہی ایک اسلامی سیٹلائٹ چینل شروع کریں گے ...

### شام کو اسرائیل سے امن مذاکرات کی پیشکش

یروشلم: اسرائیل نے کسی پیشگی شرط کے بغیر شام کے ساتھ امن مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی پیشکش کی ہے۔ ...

### بچوں کے ساتھ زیادتی کرنے والوں پر قومی کانفرنس ... برداشت ... دیا

کابل: افغانستان کے بزرگ رہنما ... نے کہا ہے کہ ...

---

### تبصرہ

چونکہ امریکہ نے افغانستان پر "دہشت گردی" کو ختم کرنے کے عنوان سے جنگ تھوپی ہے، اس لیے ساری دنیا یہ پوچھ رہی ہے کہ "دہشت گردی" ہے کیا؟ جب تک اس کی شناخت کا علم نہ ہو جائے تو کسی مہم کا اس سے لڑا جا سکتا ہے۔ مذہب اسلام جو رب العالمین کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے آخری پیغام ہے اور دین ہے، کسی طرح کی ظلم و زیادتی کی ہرگز قائل نہیں۔ چنانچہ وہ دہشت گردی کی بھی کسی طرح تائید نہیں کرتا، جس میں بے گناہوں کے جان و مال کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ "دہشت گردی" کی کیا تعریف ہے؟ اس کے کیا حدود ہیں؟ ...

۱۰ اکتوبر ۲۰۰۱ء (۲۳ رجب ۱۴۲۲ھ) کو دوحہ کی اسلامی وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے بھی اپنی قرارداد میں ...

# ۱۱ ستمبر کے امریکی واقعات اور عالمی صہیونیت

## دارالعلوم دیوبند کے عربی ترجمان ماہنامہ الداعی کے ایڈیٹر ...

### امریکہ کی سوچ کی مطابق دہشت گردی کا معنی

دنیا والے "دہشت گردی" کے متعلق ... امریکہ نے ... دہشت گردی کا صحیح مفہوم ...

... "دہشت گردی" کی تمام حرکات و سکنات کو "دہشت گردی" قرار دیا جا رہا ہے ...

# تہلکہ - تابوت اور ۱۳ دسمبر

تہلکہ، یو پی آئی گھوٹالہ، پارلیمنٹ پر حملہ ... [illegible]

# دہشت گردی کی نئی تعبیر و تشریح

## مولانا نور عالم خلیل امینی کی ایک تجزیاتی تحریر

امریکہ نے اس ... جائے، عالمی قانون و ضابطے اور تاریخ کی منطق کی رو سے، اس کے لیے اس کا دفاع اور مزاحمت جائز ہے۔ لیکن فلسطینی اگر قبضے کی مزاحمت کرتے ہیں اور ظلم و دہشت گردی کا مقابلہ کرتے ہیں، تو امریکہ انھیں دہشت گرد کہتا ہے۔ اس کے برخلاف صہیونی ہر گام پر بین الاقوامی قانون کے خلاف ورزی کرتے ہیں اور امریکہ کی مسلسل اور بے پناہ مالی، جنگی، عسکری مدد اور عالمانہ اور غیر منصفانہ ویٹو کے ذریعے اپنے قبضہ کو پائیداری دیتے ہیں، تو ان کی یہ حرکت دہشت گردی شمار نہیں ہوتی۔

ایک دلچسپ اور حیرت ناک واقعہ ... کے بعد امریکہ نے ۱۹۹۱ء میں خلیج عربی کے علاقے میں اپنی زبردست عسکری طاقت اور جنگی ساز و سامان اتار دیا تھا کہ وہ کویت کو عراق سے آزاد کرانے جا رہا ہے۔ کویت آزاد ہو گیا، عراق نے ہتھیار ڈال دیے، لیکن عالمی اتحاد اور بین الاقوامی مرضی کی مخالفت کرتے ہوئے، امریکہ تن تنہا ابھی تک عراق پر ضرب لگا رہا ہے ... عراقی قوم طرح طرح کے امراض کا شکار ہو کر ہزاروں کی تعداد میں ... دوا اور غذا کی عدم دستیابی کی وجہ سے ... لقمۂ اجل بن رہی ہے۔

امریکہ نے دنیا کے متعدد ملکوں کو غیر جمہوری ہونے کا الزام دیا۔ وہاں کے پارلیمنٹری انتخابات کو مشکوک اور غیر منصفانہ بتایا، جبکہ بہت سے استبدادی اور ڈکٹیٹر ملکوں کو چھاتی سے لگایا۔ ابھی کل کی بات ہے کہ اس نے ... عوام پر مشتمل روسی پارلیمنٹ پر ٹینکوں سے یورش کو شاباشی دی، کیونکہ عوام کے نمائندے اس کی مرضی کے نہ تھے۔

امریکہ نے کیوٹو معاہدہ برائے ماحول درست ... اس لیے کر دیا کہ وہ کسی عالمی معاہدے کی پابندی کرنا نہیں چاہتا تھا، حالانکہ ... عالمی آلودگی کا ذمہ دار امریکہ ہے۔ اس نے ترقی پذیر ملکوں کے خلاف زبردست مہم چلائی ...

ابھی گزشتہ صفحات میں بتایا گیا کہ جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن میں منعقدہ ... کانفرنس سے امریکہ نے عالمی رائے عامہ کی مخالفت کرتے ہوئے واک آؤٹ کیا ...

... "دہشت گرد" ہونے کی بات نہیں کی تھی، لیکن امریکہ کو اپنی طاقت کے نشے میں یہ بات کیسے گوارا ہو سکتی تھی کہ دنیا کے لوگ اس کے لے پالک اسرائیل کے سلسلے میں کوئی "ناموزوں" لفظ استعمال کریں۔

سب سے زیادہ طاقتور کے طرز عمل کے ذریعے دہشت گردی کی تشریح کی واضح اور تازہ ترین مثال یہ ہے کہ ساری دنیا نے افغانستان اور طالبان یا اسامہ بن لادن کے ۱۱ ستمبر کے واقعات میں ... ملوث ہونے کی واضح اور ٹھوس شہادت طلب کی، لیکن اس نے دنیا والوں کو "ٹھوس" تو کیا کسی طرح کے شواہد نہیں دکھلائے ... افغانستان پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیے اور دنیا والے دیکھتے رہ گئے۔

### دہشت گردی کی تعبیر و تشریح اور اس کے مقابلے کے لیے مشترکہ لائحہ عمل وضع کرنے سے امریکہ کا گریز

دنیا والوں کو یہ پوچھنے کا حق ہے کہ امریکہ نے ساری دنیا کا یہ مطالبہ کیوں مسترد کر دیا کہ دہشت گردی کی تعبیر و تشریح اور اس کے مقابلے کے لیے مشترکہ لائحہ عمل وضع ...

کرنے کی غرض سے کوئی عالمی کانفرنس منعقد ہو؟ امریکہ کا اسامہ کے مجرم ہونے کے سلسلے میں مسلسل اصرار رہا ہے اور اس وقت بھی وہ اس کے ملوث ہونے کا یقین ظاہر کر رہا ہے۔ لیکن ہم ایک چیلنج کرتے ہیں کہ امریکہ کے پاس اس سلسلے کا کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے ...

افغانستان کی تباہی سے اگر امریکہ کا مقصد اس کے بقول پاکیزہ اور عادلانہ تھا ... تو اس نے اس سلسلے میں واضح اور مشترکہ پالیسی وضع کرنے کے لیے عالمی مؤتمر کے انعقاد سے دامن کیوں کھینچ لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کا مقصد دہشت گردی کا مقابلہ نہیں کہ امریکہ خود سب سے بڑا دہشت گرد اور ساری دنیا کی دہشت گردی کی کمان کرنے والا ملک ہے ... مسلم اقوام ... تاریخ رقم کر رہا ہے۔

### مسئلہ اسامہ بن لادن اور طالبان کا نہیں

مسئلہ اسامہ بن لادن اور طالبان کا نہیں، بلکہ اسلام اور عربیت کو نشانہ بنانے کا ہے۔ ہمارے قائدین اور سیاستدانوں نے تنزل، پست گردی اور محرومیت کی جو پالیسی اپنائی شروع کر دی ہے ... یہود و نصاریٰ اگر ہم اسلام کو الزام دے رہے ہیں ... "ولن ترضیٰ عنک الیہود ولا النصاریٰ حتیٰ تتبع ملتھم" (البقرۃ: ۱۲۰) ...



### امن معاہدہ کے لیے سری لنکا کی اپیل

اوسلو: سری لنکا نے باغیوں اور لنکا حکومت کے درمیان امن معاہدہ کے لیے ناروے سے دوبارہ ثالثی کی اپیل کی ہے۔ ناروے کے وزیر خارجہ ... نے بتایا کہ سری لنکا کی حکومت نے یہ درخواست کی ہے ... انھوں نے کہا کہ ابھی یہ جلد بازی ہوگی کہ بات چیت کب شروع ہوگی ... سری لنکا حکومت اور ایل ٹی ٹی ای کے درمیان دوبارہ بات کرانے کے لیے وہ ناروے سے درخواست کر سکتے ہیں۔

### ۲۰۰۲ء بھی جنگ کا سال ہوگا

واشنگٹن: اس وقت جبکہ ۲۰۰۱ء سال ختم ہو چکا ہے اور امریکہ کی فوجی مہم افغانستان میں جاری ہے، جنگ باز امریکی صدر بش نے خبردار کیا ہے کہ ۲۰۰۲ء بھی جنگ کا سال ہوگا ...

### کیوبا امریکہ کو فضائی اڈے استعمال کیوں کرنے دے گا

ہوانا: کیوبا کے حکام نے ... امریکہ کے فوجی اڈے کو ... استعمال کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے ...

### نیپال میں مزید ۵۰۰ کی ہلاکت

کاٹھمنڈو: نیپال میں ... ماؤنواز باغی اور ۳۲ نیپالی ... ہلاک ہو چکے ہیں ...

### شمالی یمن میں کار بم دھماکہ

... شمالی یمن ... کار بم دھماکہ ...

# ۲۰۰۱ء کے اہم واقعات

... 

[illegible]

# مساجد — فلاح انسانیت کے روحانی مراکز

اس وقت پورے عالم اسلام میں سنگین مسائل کی وجہ سے انتشار کی لہر دوڑی ہوئی ہے لیکن [illegible] جہالت و باہمی اختلافات، باہمی چپقلشوں اور سلطنت کے دشمن معاصری مرتبہ ریشہ دوانیوں کے باوجود ہمیں من حیث القوم وہ عزت، و عظمت حاصل نہیں ہوئی جو [illegible] ترقی پسند اور صاحب قوتوں کی حمایت کے لیے موثر ثابت ہو سکیں۔ مضبوط اتحاد، اخوت و محبت اور یکجہتی کے فقدان نے ہمیں مادی وسائل کی فراوانی سے بھی خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں دیا۔ ہمارا سرچشمہ علم و حکمت اور ذریعہ رہنمائی قرآن کریم ہے۔ ہمارا مرکز عبادت مسجدیں ہیں خانہ خدا ہیں [illegible]

[illegible]

نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں متعدد مرتبہ مسجدوں کی فضیلت اور ان کے شرف و مرتبہ کو مختلف مثالوں کے ذریعہ بیان فرمایا گیا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسلمان خواہ وہ سماجی درجہ بندی کے لحاظ سے خواہ کتنا ہی بڑا، برتر، ترقی پسند، روشن خیال، اعتدال پسند یا [illegible] کہ عبادت گاہ کا اسلامی تصور کیا ہے؟ اور [illegible] لوگوں کے بارے میں علامہ اقبال نے یہ بھی کہا تھا

[illegible]

## دو سو اونٹنیوں پر زاد راہ مہمانوں کے لیے

[illegible]

# اترپردیش: داغدار وزراء کے خلاف کارروائی کیوں نہیں؟

اترپردیش کی راج ناتھ سرکار کے وزراء پر جرائم پیشہ افراد سے تعلقات رکھنے، انہیں پناہ دینے نیز بدعنوانی کے الزامات بہت پرانے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک طرف اجیت سنگھ [illegible] کی رپورٹ ہے، جس میں ان وزراء کی نشاندہی کی گئی ہے جن کا تعلق جرائم کی دنیا سے ہے۔ دوسری طرف حال ہی میں حکومت کو پیش کی گئی لوک آیکت کی رپورٹ ہے، جو وزراء کی بدعنوانی کا پردہ فاش کرتی ہے۔ اپوزیشن پارٹیاں خصوصاً کانگریس اور سماج وادی پارٹی نے ان دونوں رپورٹوں کو عام کرنے اور ان میں ماخوذ وزراء کے خلاف قانونی کارروائی کی مانگ کو ایک دفعہ پھر [illegible] اپوزیشن کی مانگ کو نظر انداز کرتے [illegible] آسان ہے۔ لیکن اب ان کی پرچھائیں لوک تانترک کانگریس کے پانچ وزراء سے جا ملی ہے۔ اس معاملہ میں اپوزیشن کے تیور میں سُر ملاتے ہوئے لوک تانترک کانگریس کے وزراء شیام سندر شرما، ہری شنکر تیواری [illegible] بالک چودھری [illegible] نے دونوں رپورٹوں کو عام کرنے اور ان کی بنیاد پر کارروائی کی مانگ کی ہے۔

اجیت سنگھ [illegible] کی رپورٹ کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اس میں حکومت کے کم از کم پانچ ایسے وزراء کی نشاندہی کی گئی ہے جن کا تعلق جرائم کی دنیا سے ہے۔ ریاستی بی جے پی حکومت ایک عرصہ سے اس رپورٹ کو عام کرنے اور اس میں ماخوذ وزراء کے خلاف قانونی کارروائی کرنے سے کترا رہی ہے۔ لوک آیکت کی رپورٹ میں بھی وزراء کی غیر قانونی جائداد کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق رپورٹ میں مسٹر [illegible] اور بی جے پی کی ریاستی اکائی کے سابق صدر [illegible] کا نام بھی شامل ہے۔ ریاست کی پارٹی اکائی میں ان دونوں لیڈروں کا سیاسی قد اتنا اونچا ہے کہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جرأت کرنا مسٹر سنگھ کا اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہوگا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ دونوں رپورٹوں کو اگر وہ عام کر دیں اور ان میں ماخوذ وزراء کے خلاف قانونی کارروائی کریں تو [illegible] کیونکہ [illegible] وزراء اس کی زد میں آتے ہیں۔

ابھی تک وزیر اعلیٰ اس بات سے انکار کرتے رہے ہیں کہ ان کے وزراء میں سے کسی کا جرائم کی دنیا سے تعلق ہے اور کوئی بدعنوانی میں ملوث ہے۔ وہ اپوزیشن کے الزامات کو بے بنیاد اور حکومت کو بدنام کرنے کی سازش قرار دیتے رہے ہیں۔ شاید وزیر اعلیٰ مسٹر ترپاٹھی کے خلاف پولیس کو جرائم پیشہ افراد کو پناہ دینے کے ثبوت [illegible] راج ناتھ سنگھ کی رپورٹ لگائے رہتے۔ اگرچہ وزیر اعلیٰ نے مسٹر ترپاٹھی کو وزارت سے برطرف کر دیا ہے۔ لیکن وہ اس بات کے ثبوت ہیں کہ راج ناتھ سنگھ کی سرکار میں جرائم پیشہ وزراء ہیں۔ ان میں سے ایک تو بے نقاب ہو گیا۔ دیگر ابھی پردہ میں ہیں۔ مسٹر ترپاٹھی کی برطرفی کے بعد وزیر اعلیٰ نے واضح طور پر یہ بات تو کہہ دی کہ کسی بھی وزیر کے خلاف جرائم اور بدعنوانی میں ملوث ہونے کی رپورٹ ملی تو وہ اس کے خلاف ضرور کارروائی کریں گے۔ مسٹر ترپاٹھی کے خلاف جرائم پیشہ افراد کو پناہ دینے کی رپورٹ ملنے کے بعد انہیں فوراً ہی برطرف کر دیا گیا، ان کے علاوہ ابھی تک کسی اور وزیر کے خلاف کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ انھوں نے یہ بھی دعویٰ کر دیا کہ ان کی حکومت میں کوئی بھی وزیر داغدار نہیں ہے۔ لیکن جب اجیت سنگھ [illegible] اور لوک آیکت کی رپورٹ کو عام کرنے اور ان کی بنیاد پر کارروائی کی مانگ کی جاتی ہے، جو وزراء کے داغدار ہونے کا پردہ فاش کرتی ہیں، تو اس کے لیے وہ تیار نہیں ہوتے۔

ریاستی حکومت کے بعض وزراء پر جرائم اور بدعنوانی میں ملوث ہونے کے الزام سے صرف حکومت اور بی جے پی کی ہی امیج خراب نہیں ہو رہی ہے بلکہ بی جے پی کی حلیف پارٹیاں اور تمام وزراء بدنام ہو رہے ہیں۔ لوک تانترک کانگریس کے مذکورہ پانچوں وزراء کا یہ کہنا بجا طور پر درست ہے کہ اپوزیشن پارٹیوں کے الزام کی وجہ سے تمام وزراء پر انگلی اٹھائی جا رہی ہے، اور سرکار کی امیج خراب ہو رہی ہے۔ انھوں نے تو بدعنوانی میں ملوث اور جرائم کی دنیا سے تعلق رکھنے والے وزراء کے خلاف کارروائی میں حکومت کو [illegible] دلایا ہے۔ وزیر اعلیٰ اپوزیشن کے الزام اور مانگ کو تو نظر انداز کر سکتے ہیں لیکن لوک تانترک کانگریس کے پانچ وزراء کی مشترکہ مانگ کو نظر انداز کرنا آسان نہیں ہوگا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد مسٹر سنگھ نے بھی یہ اعتراف کیا تھا کہ ان کی حکومت میں داغدار وزراء ہیں۔ اب تک انھوں نے تین وزراء [illegible] اور مسٹر ترپاٹھی کو بدعنوانی اور جرائم میں ملوث ہونے کے الزام میں وزارت سے برطرف کیا ہے۔ اور یہ بات بھی کہی کہ جو داغدار تھے وہ چلے گئے۔ جب کہ اجیت سنگھ [illegible] اور لوک آیکت کی رپورٹ پر عمل باقی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر اور حکومت کی بقا کی خاطر مسٹر سنگھ داغدار وزراء کے خلاف کوئی کارروائی کر کے کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتے۔ ہو سکتا ہے کہ اسی مجبوری کے تحت انھوں نے یہ بات بھی کہی ہو کہ وہ یقین دلاتے ہیں کہ ان کی اگلی حکومت صاف ستھری ہوگی۔

# مہاراشٹر میں نافذ: موکا دہلی میں بھی لگا دیا گیا

دہلی میں مجرموں پر قابو پانے کے لیے مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (مکوکا) لاگو کرنے کے پولیس کمشنر اجے راج شرما کے اعلان سے ایک نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ سیاسی حلقوں میں پولیس کمشنر کے اس اعلان کو مرکزی حکومت کی جانب سے کانگریس کو کمزور کرنے اور پوٹو کے لیے راستہ صاف کرنے کی حکمت عملی کے روپ میں پیش کیا جا رہا ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ گزشتہ ہفتہ اپنی سالانہ پولیس کانفرنس میں دہلی پولیس کے کمشنر اجے راج شرما نے اطلاع دی تھی کہ جلد ہی دہلی میں منظم جرائم پر روک لگانے کے لیے مہاراشٹر حکومت کے ذریعہ بنایا گیا قانون مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ نافذ کیا جائے گا۔ مسٹر شرما کے مطابق اس کے لیے مرکزی وزارت داخلہ نے ساری تیاریاں پوری کر لی ہیں۔

دلچسپ بات تو یہ ہے کہ پولیس کمشنر کے اس اعلان کا تعلق صرف دہلی کے لا اینڈ آرڈر سے ہی نہیں ہے بلکہ مرکزی حکومت نے ایک سوچی سمجھی حکمت عملی کے تحت یہ قدم اٹھایا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ پوٹو کے نفاذ کو مرکزی حکومت [illegible] ہے۔ ایک طرف تو پارلیمنٹ پر دہشت گردوں کے حملے کے باوجود کانگریس سمیت سبھی اپوزیشن پارٹیاں پوٹو کو قانون بننے دینے کے لیے رضامند نہیں ہیں اس لیے مجبوراً حکومت کو اس آرڈیننس کی مدت بڑھانی پڑی ہے۔ واضح رہے کہ پوٹو کو پاس کروانے کے لیے کانگریس کو منانے میں ناکام رہنے کے بعد اب مرکزی حکومت نے کانگریس پر دباؤ بنانے کے لیے مہاراشٹر کی کانگریس حکومت کی جانب سے منظم جرائم کے خلاف بنائے گئے قانون موکا کو دہلی میں نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جبکہ دہلی میں ممبئی کی طرح منظم کرائم گروہ ابھی تک نہیں پائے گئے ہیں۔

ذرائع کے مطابق وزارت داخلہ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ موکا کے عمل میں آنے کے بعد سے ممبئی میں لا اینڈ آرڈر کی پوزیشن میں کافی بہتری آئی ہے۔ ممبئی میں سرگرم انڈر ورلڈ کے لوگ پولیس کے زبردست دباؤ میں ہیں اور کئی مافیا سرغنہ ملک بھی چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

اس رپورٹ کے بعد ہی وزارت داخلہ نے دہلی میں موکا کو نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کو لاگو کر کے مرکزی حکومت اپنی طرف سے کانگریس پر دباؤ ڈال رہی ہے کیونکہ کانگریس خود پوٹو کی مخالفت کر رہی ہے لیکن حکومت لا اینڈ آرڈر کے معاملہ میں پارٹی سیاست سے [illegible] ملک کے دیگر حصوں میں نافذ کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ دوسری طرف اگر دہلی میں موکا کو نافذ کرنے کے مثبت نتائج سامنے آتے ہیں تو اسے اپنی جیت بتا کر پوٹو کو بھی ملک گیر قانون کی شکل دی جا سکتی ہے تو کانگریس کے پاس اس قانون کی مخالفت کی کوئی بنیاد نہیں رہ جائے گی اور [illegible] آسان ہو جائے گا۔

لیکن ماہرین قانون کا کہنا ہے کہ پوٹو کی طرح موکا کے غلط استعمال کا بھی امکان بہت زیادہ ہے۔ ساتھ ہی یہ قانون راجدھانی میں نافذ کرنا ٹھیک بھی نہیں ہے اس کے لیے ان کی دلیل ہے کہ راجدھانی میں ممبئی کی طرح منظم جرائم کا دور نہیں ہے۔

سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سکریٹری جگن سنگھ کا ماننا ہے کہ راجدھانی میں پہلے سے ہی جرائم پر روک لگانے کے لیے وافر قانون موجود ہیں پھر جب ممبئی کی طرح یہاں منظم جرائم نہیں ہیں۔ راجدھانی میں پہلے ہی پولیس کے پاس کسی بھی مجرم کو ضلع بدر اور شہر بدر کرنے کا اختیار ہے۔ اس کے علاوہ قومی تحفظ قانون (نسا) بھی یہاں موجود ہے۔ اسے راجدھانی میں نافذ کرنے کے پیچھے سرکار کی نیت واضح نہیں ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس کا سیاسی طور پر بے جا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ جہاں تک اس کے غلط استعمال کا سوال ہے تو وہ تو [illegible] انھوں نے کہا کہ کسی بھی قانون کا بھی ہمیشہ غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ [illegible] میں بھی اس طرح کے معاملے سامنے آتے ہیں۔

ایڈووکیٹ ایم۔ کے۔ ناظم اس قانون پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے اس کے بے جا استعمال کا تجزیہ کرتے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ [illegible] پولیس اس کا غلط استعمال کر سکتی ہے۔ ملزم اور اس کے وکیل کو جب اس کی جانکاری ملتی ہو گی کہ گروہ کے طور پر کس کو پیش کیا جا سکتا ہے تو وہ [illegible] کیا کر سکتا ہے۔ وکیل دفاع کسی بھی گواہ کے اعتبار پر انگلی نہیں اٹھا سکتا۔

ایڈووکیٹ اختر خان کا کہنا ہے کہ پوٹو کے لاگو ہونے کے بعد اب موکا قانون کو نافذ کرنے کا جواز سمجھ سے باہر ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس کے غلط استعمال کے امکان سے تو انکار کیا ہی نہیں جا سکتا۔ قانون کے مطابق منظم جرائم [illegible] لوگوں کی املاک ضبط کرنے کا حکم ہے۔ کسی بھی مجرم کے تعلقات [illegible] ساتھ بھی ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس کا کوئی رشتہ دار بھلا آدمی ہو اور اس نے اپنی محنت سے املاک حاصل کی ہو مگر پولیس اس کو اس قانون میں پھنسانے کی کوشش کر سکتی ہے۔ جس کی بنیاد پر کرپشن کو فروغ ملے گا۔

اسی طرح کی رائے ایڈووکیٹ [illegible] نے ظاہر کی ہے۔ ان کی رائے میں راجدھانی میں منظم جرائم کا وجود نہیں ہے۔ انھوں نے بتایا کہ یہاں مہاراشٹر کے انداز پر یہ قانون نافذ کرنا مناسب نہیں ہے۔ انھوں نے بتایا کہ جہاں تک غلط استعمال کا سوال ہے تو ابھی بھی سرکاری وکیل اپنا موقف [illegible] پولیس کی چارج شیٹ میں بہت سی خامیاں رہتی ہیں۔ اس قانون میں پولیس افسران کے سامنے دیئے گئے بیان کے عدالت میں قابل قبول ہونے کا بے جا استعمال کیا جائے گا۔ □□

# مالیگاؤں کا مسلم کش فساد، پولیس اور فرقہ پرستوں کی مشترکہ سازش کا نتیجہ

رپورٹ: انصاری احمد محمد یعقوب
مالیگاؤں

گزشتہ کئی دہائیوں سے ملک ہندوستان کے اندرونی حالات غیر یقینی اور دھماکہ خیز رہے ہیں۔ گزرتے وقت کی ساتھ ساتھ ان [illegible] میں جانے کی ہونے کے روز بروز اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ جب سے مختلف [illegible] سیاسی جماعتوں نے [illegible] کی [illegible]

[illegible]



جمعیۃ علماء [illegible] کا انتخاب

[illegible]

## بقیہ: انٹرویو سبودھ کانت سہائے　صفحہ ۲ سے

حمایت کی امید کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ کئی گروپوں کے برخلاف آج وہ انتخابی میدان کانگریس کے حق میں جائیں گے۔

س: اتر پردیش کے انتخابات میں خاص موضوع کیا ہوگا؟

● کانگریس انتخابات میں ترقی کا موضوع لے کر اترے گی اس کے ساتھ ہی پارٹی گذشتہ چار برسوں کے دوران سماج وادی پارٹی، بی ایس پی اور بی جے پی کے ادوار کے کاموں اور کانگریس کے دور حکومت میں کیے گئے کاموں کا موازنہ عوام کے سامنے پیش کرے گی۔ ہم عوام کے درمیان جاکر صاف صاف بتائیں گے کہ بی ایس پی، سپا اور بی جے پی کے وزرائے اعلیٰ نے آپ کے لیے کیا کیا اور ہماری پارٹی نے یہ کام کیے۔ ریاست میں کرپشن، فرقہ پرستی اور مجرموں کے عدم تحفظ اور دہشت کے موضوعات خاص ہوں گے۔ ہم مجرموں کے تحفظ کی کوشش اور ان کی حکومت میں حصہ داری کا ذکر کرتے ہیں۔

س: آپ کے منشور میں کانگریس کن کن پہلوؤں پر زور دینے جارہی ہے؟

● منشور کے ذریعہ حکومت خلاف فرد جرم لائیں گے۔ ریاست کی موجودہ حکومت نے عوام کو سبز باغ دکھانے کے بعد چالیس پچاس کروڑ روپیہ فرضی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ یہ اعلانات بیکار ثابت ہوئے۔ عوام کو کچھ نہیں ملا۔ حکومت نے جن اعلانات کو اپنی کامیابی بتایا ہے۔ وہ کاغذ ان کے ہیں جہاں بند ہوں کے معاملے عوام کے سامنے لائے گئے۔ وہیں ان ملوں کو حکومت کے کچھ وزیروں کی جانب سے خریدے جانے کے معاملات کو بھی عوام کے سامنے رکھا جائے گا۔ وزیروں کی تمام جائیداد کی باتیں عوام کے سامنے رکھی جائیں گی۔ خستہ حال صنعتوں اور دہشت کی وجہ سے بھاگ رہے صنعت کاروں کی کہانی بھی بتائی جائے گی، یہ ایک بہت بڑا موضوع ہے۔ اتر پردیش میں صنعتیں سب سے زیادہ خوشحال تھیں۔ لیکن اب وہ ریاست میں بدحالی کے آنسو رو رہی ہیں۔ چوڑی، تمباکو اور دری کی صنعتوں کے خستہ حال ہونے کے سبب سب سے زیادہ مار مسلمانوں پر پڑی ہے۔ اس لیے ان تمام حالات کو عوام کے سامنے رکھ کر کانگریس چناوی میدان میں اترے گی۔

س: کیا ان انتخابات میں اس مرتبہ رام مندر بھی موضوع ہوگا۔ اس سلسلہ میں کانگریس کی کیا پالیسی ہے؟

● اجودھیا معاملے کو ابھارنا بی جے پی کی سوچی سمجھی حکمت عملی ہے اور کوئی بھی حکمت عملی زیادہ دیر تک کامیاب نہیں ہوسکتی۔ بی جے پی نے اس اجودھیا حکمت عملی کے تحت ۱۹۹۱ء، ۱۹۹۶ء، ۱۹۹۸ء اور ۱۹۹۹ء کے انتخابات میں فائدہ اٹھایا لیکن آنے والے انتخابات میں یہ کام ہونے والا نہیں ہے۔

س: وشو ہندو پریشد کے لیڈر بار بار کانگریس صدر سونیا گاندھی سے اجودھیا معاملہ میں ملنے کی خواہش ظاہر کررہے ہیں۔ موجودہ حالات میں کیا کانگریس صدر وی ایچ پی لیڈروں سے ملاقات کرسکتی ہیں؟

● اجودھیا پر بی جے پی، وی ایچ پی لیڈروں کے بیچ ایک اختلاف ہے۔ ایسے حالات میں بھی انتخابی ایجنڈے والوں سے ملنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وی ایچ پی کے لوگ بی جے پی کی معاون پارٹی کے طور پر کام کررہے ہیں۔ یہ لوگ جو بار بار اجودھیا کا موضوع اچھالتے ہیں۔ یہ دراصل کسی بھی چلے کا کاغذی ہانڈی ایک ہی بار چڑھ سکتی ہے۔ وی پی سنگھ اور چندر شیکھر کی حکومت میں بطور وزیر رہے ہونے کی وجہ سے مجھے اجودھیا معاملے کی ساری سرگرمیاں یاد ہیں معلوم ہیں۔ جہاں تک کہ میری مدت ختم ہونے کے بعد وزیر اعظم نرسمہا راؤ نے اجودھیا معاملے کو نمٹانے کے لیے وشو ہندو پریشد اور بابری مسجد ایکشن کمیٹی سے بات چیت سے ان تنظیموں کے درمیان باہمی بات چیت کا ماحول تیار کیا۔ مرکزی پہل پر ان دونوں تنظیموں کے درمیان ستمبر ۱۹۹۲ء میں بات بھی ہوئی لیکن ۶ دسمبر کو منعقد دھرم سنسد میں بابری مسجد کو توڑنے کے بیانات دیئے کے بعد دونوں تنظیموں کے درمیان بات ختم ہوگئی۔

س: کیا اتر پردیش کا اثر مرکز پر بھی پڑسکتا ہے؟

● یقیناً۔ آنے والے انتخابات نئے توازن پیدا کرسکتے ہیں۔ بی جے پی کے کمزور ہونے کے بعد این ڈی اے کی معاون پارٹیاں اس کا ساتھ چھوڑنا شروع کریں گی۔ یہ پارٹیاں صرف اقتدار کے لیے بی جے پی سے جڑی ہوئی ہیں۔

س: پرینکا گاندھی کے انتخابی پروپیگنڈہ میں حصہ لینے کے کیا امکانات ہیں؟

● دیکھئے ہم بھی پارٹی کے کارکنان پرینکا جی سے پروپیگنڈہ کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔ نہرو خاندان کے کسی بھی فرد کے انتخابی پروپیگنڈہ میں کودنے کا کارکنان پر اثر ہوتا ہے۔ یقیناً اگر پرینکا جی نے پروپیگنڈہ کیا تو نتیجوں میں زبردست اضافہ ہوگا۔

س: کانگریس کی جانب سے پوٹا کی مخالفت کیے جانے کو بی جے پی اپنا انتخابی ہتھیار بنا سکتی ہے۔ وہیں سیمی پر پابندی لگانے کے معاملے ابھار کر موجودہ حکومت حزب مخالف سے وہ ووٹ حاصل کرسکتی ہے۔ ان حالات میں چناوی موضوعات کتنے اثر انداز ہوں گے؟

● ہم چاہتے ہیں کہ حکومت پوٹا معاملے کو انتخابی ایجنڈا بنالے کیونکہ یہ موضوع اٹھانے سے حکومت کو ہی نقصان ہے۔ ہم عوام کو بتائیں گے کہ آخر پوٹا لاگو ہونے کے بعد پارلیمنٹ پر دہشت گردوں کا حملہ کیسے ممکن ہوسکا۔ خاص بات یہ ہے کہ دہشت گردی کو پوٹا کے تحت ختم نہیں کیا گیا تھا۔ ہم نے تو دہشت گردوں سے بات کی ہے جو پورے نظام [illegible] ہاتھ میں لے کر آئے تھے۔ ○○

## بقیہ: اہم واقعات　صفحہ ۲ سے

درخواست کر دیا ایک دہر سے وزیراعظم نے [illegible] انقلابی کیس میں جیل گئے اور الیکشن کمیشن نے اس سال کے آخر میں ریاست میں انتخابات آئندہ فروری میں کرانے کا اعلان کیا ہے۔

پورے سال بہار کے سابق وزیر اعلیٰ اور راشٹریہ جنتا دل کے قومی صدر لالو پرشاد یادو چارہ گھپلے کے سلسلہ میں جیل آتے جاتے رہے۔ [illegible] کے وزیر اعلیٰ [illegible] ذات کا سرٹیفکیٹ [illegible] تامل ناڈو کے سابق وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے لیڈر کروناندھی اور صحافیوں کو ریاستی پولیس کی جانب سے [illegible] کی تامل ناڈو میں بری طرح ہوا جو اس سال کی قابل ذکر واقعات میں شامل ہے۔

ناگالینڈ سمیت شمال مشرقی ریاستوں میں امن اور استحکام قائم کرنے کے لیے مرکز نے ایک اہم پہل کی اور واجپئی نے سال ہی میں اپنے جاپان کے دورے کے دوران نیشنل سوشلسٹ کاؤنسل آف ناگالینڈ آئی ایم کے لیڈروں سے بات چیت کی۔

اہم حلیف پارٹی کانگریس حکومت کی تمام کمزوریوں کا فائدہ اٹھانے میں ناکام رہی اس کی خاص وجہ قیادت کی کمی ہے۔ [illegible] کرپشن کے [illegible] کانگریس [illegible] پانچ ریاستوں کے اسمبلی انتخابات میں کانگریس کو قابل اطمینان کامیابی ملی ہے۔ لیکن ملک میں پھیلے ہوئے سیاسی ماحول [illegible] واضح سمت دینے کے سوال پر کانگریس قیادت [illegible] سے عاری نظر آتی رہی ہے۔

کانگریس کو اس سال اپنے دو بڑے لیڈروں کی وفات کا صدمہ بھی برداشت کرنا پڑا۔ پارٹی صدر کے انتخاب میں سونیا گاندھی کے خلاف امیدواری داخل کرنے والے سینئر لیڈر جتیندر پرساد کی موت حرکت قلب بند ہو جانے سے ہوگئی جبکہ نوجوان اور کانگریس کے ابھرتے لیڈر مادھو راؤ سندھیا ایک طیارہ حادثہ میں مارے گئے۔

یہ اس سال کے اہم واقعات کا ایک مختصر سا خاکہ ہے اور [illegible] ہوا سال [illegible] اور ۲۰۰۲ء [illegible] کی نذر کر گیا ہے۔ ○○

## بقیہ: سنگھی سازش　صفحہ ۱ سے

اظہار کیا ہے کہ مسلمان کسی بھی سازش کے تحت مدارس اور مساجد کے خلاف کسی بھی شرانگیز مہم کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے ارباب مدارس کو بھی آواز دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس صیہونی سازش کا پورے عزم و حوصلہ اور پامردی کے ساتھ مقابلہ کریں۔ اس موقع پر مولانا سید محمود مدنی نے امن پسند، محب وطن اور سیکولر عوام سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ ان ملک دشمن طاقتوں اور ملک کو منتشر کرنے والے لوگوں کو منہ توڑ جواب دیں۔

ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے دینی مدارس کے تعلق سے اپنے بیان میں جو کہا ہے وہ ایک زندہ حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔ صیہونی طاقتیں اور یہودی لابی کا منشاء ہی یہ ہے کہ مسلمانوں اور دوسری قوموں میں تفرقہ کا ماحول پیدا کریں اور ایک دوسرے کو آمنے سامنے لا کر کھڑا کردیں۔ ہندوستان میں آر ایس ایس یہودی اور صیہونی لابی کا ایجنٹ ہے اور ملک میں اس کی تمام سرگرمیاں اس صیہونی لابی کی مرہون منت ہوتی ہیں۔ اس لیے اگر ملک کو متحد رکھنا ہے تو ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان میں یہودی اور صیہونی لابی کی ان سازشوں سے ہوشیار رہیں اور ہمت و جرأت کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں۔

ہم حکومت پر بھی یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلم دینی مدارس اور مساجد ہی مسلمانوں کا حساس ترین مسئلہ ہیں اور اگر حکومت ان پر ہاتھ ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اسے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ ہندوستان کے بیس کروڑ مسلمانوں کی غیرت و حمیت پر ہاتھ ڈالنا چاہتی ہے جس کے لیے مسلمان دستور میں دی گئی اپنی مذہبی آزادی کو حاصل کرنے کے لیے کسی بھی اقدام کے لیے مجبور ہوسکتے ہیں۔ ○○

## بقیہ: مالیگاؤں کا فساد　صفحہ ۱ سے

اس کے بعد روایتی امن کمیٹی کی میٹنگ طلب کی گئی۔ اس میٹنگ میں مقامی ایم ایل اے شیخ رشید، جمعیۃ علماء کے مقامی نمائندوں اور دیگر تنظیموں نے آپ کے سامنے حقیقت حال پیش کی۔ بعد ازاں مقتولین، مجروحین اور اسیران کے سلسلے میں گفتگو ہوئی۔ مقتولین کے وارثین کو ابتدائی مدد کا مطالبہ کیا گیا۔ پولیس کی زیادتی اور فائرنگ کے طریقہ کار کو [illegible] کی شکل میں پیش کیا گیا۔ مگر [illegible] مقتولین کے آنسو پونچھنا تو دور کی بات بلا تحقیق پولیس کے کردار کو حق بجانب قرار دیا۔ صرف روایتی انداز میں شہریوں کو امن کی تلقین کرتے رہے، جبکہ شہر میں ان کی موجودگی کے باوجود تشدد کے واقعات چلتے رہے، مسجدیں ڈھائی جاتی رہیں، جانی و مالی [illegible] کی آگ بڑھتے بڑھتے ناسک ضلع کے دیگر مقامات [illegible] تک پہنچ گئی۔ اس طرح مٹھی بھر شرپسندوں نے [illegible] کے ساتھ سونے جیسے جانوں کو برباد کیا۔

ان تباہ کن حالات میں حکام اور پولیس کی عدم توجہی و جانبداری کے سبب معصوم بےگناہ انسانوں کی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے، [illegible] کے لیے صدر جمعیۃ علماء [illegible] محمد اسماعیل کی رہنمائی میں جمعیۃ کے بینر تلے [illegible] ساتھ مقامی ایم ایل اے شیخ رشید، سابق صدر بلدیہ [illegible] موجودہ صدر بلدیہ [illegible] اور دیگر تنظیموں نے شب و روز ایک کردیا۔ [illegible] جمعیۃ علماء کے کارکنان نے [illegible] دیہاتوں کے خاندانوں [illegible] افراد کی باز آباد کاری اور روزگار کے لیے مالی امداد کا بندوبست کیا۔ جو آج بھی جاری ہے۔ انہیں ایام میں جمعیۃ علماء نے دیہاتوں کے لیے سروے کمیٹی تشکیل دے کر تباہ شدہ مساجد کا مکمل سروے کرایا۔ سروے رپورٹ کے مطابق صرف مساجد کی [illegible] تخمینہ [illegible] لاکھ روپے سے زائد لگایا گیا ہے۔ اسی طرح صدر آل انڈیا کانگریس محترمہ سونیا گاندھی نے تمام حالات کو جاننے کے بعد [illegible] دورہ کیا اور مقتولین کے ورثاء، مجروحین [illegible] سے ملاقات کی۔ اور انہیں کی ہدایت پر وزیر اعلیٰ مہاراشٹر نے [illegible] مجروحین اور فساد میں [illegible] کو مالی امداد دینے کا اعلان کیا [illegible]

فساد کے دوران اور بعد از فساد مقامی افسران اور [illegible] پولیس نے اپنی روایت کو ایک بار پھر بڑی شدت سے تازہ کردیا۔ [illegible] امیران کی رہائی ممکن ہوسکی۔

[illegible] کہ آخر وہ حالات و واقعات جو [illegible] سوالات آج بھی تشنۂ جواب ہیں۔

## بقیہ: جنگ　صفحہ ۱ سے

قاتلوں نے کیا ہے کہ وہ غدار اور پاکستان کو امریکہ کے ہاتھوں بیچ ڈالا تھا۔ ان سب واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ دہشت گردوں نے ۱۳ دسمبر کو حملہ پارلیمنٹ پر کیا تھا اس سے پرویز مشرف کا [illegible] کیونکہ پاکستان میں اس کی موجودہ حالت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اپنے خلاف مزید کوئی ماحول تیار کریں۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ اس کام کو آئی ایس آئی نے کرایا ہو [illegible] دونوں ممالک [illegible]

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کو نظر انداز کرتے ہوئے [illegible] کے نظریات کے سامنے جنگ [illegible]۔ انہوں نے پاکستان کے خلاف ۱۳ دسمبر [illegible] لاہور بس سروس اور سمجھوتہ ایکسپریس کو بند کردیا [illegible] ○○

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 14/15 January 2002
18-24 JAN 2002
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11053/ 2002

ہند پاک کے درمیان

# جنگ

# آخر جواز کیا ہے؟

معروف انگریزی کالم نویس جناب پرفل بدوائی کی تجزیاتی تحریر

کیا ہند و پاک کے درمیان جنگ ہوگی اور اگر ہوئی تو کیا وہ محدود ہوگی یا مکمل اور اگر نہیں ہوگی تو کیوں؟ یہ سب سوالات ہیں جن کا ایک عام ہندوستانی کو جواب چاہیے اس لیے کہ ہندوستان و پاکستان کے عوام امن کے ساتھ ساتھ باوقار زندگی بھی چاہتے ہیں ان سب سوالات کا جواب دے رہے ہیں ہندوستان کے معروف انگریزی کالم نویس جناب پرفل بدوائی۔ ہم ذیل میں مسٹر بدوائی کے ایک انگریزی مضمون کا آزاد اردو ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

ہند و پاک کے درمیان جنگ کا خطرہ صاف نظر آرہا ہے۔ دونوں ہی ملکوں نے اپنی اپنی سرحدوں پر ہزاروں کی تعداد میں فوجی ٹینک اور توپ گاڑیاں تعینات کردی ہیں دونوں ہی ممالک میں کشیدگی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس مرتبہ کی جنگی تیاریاں کارگل کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہیں۔ مختلف اور متضاد بیانات کا سلسلہ جاری ہے۔ کبھی مفاہمت کا لہجہ اختیار کرلیا جاتا ہے اور کبھی پھر ہفتے سے جنگ کی بو آنے لگتی ہے۔ اس وقت ایسا ماحول ہے جیسے کبھی بادل چھٹ جاتے ہیں اور کبھی گہرا جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دونوں ملکوں کے لیڈروں کی اس عاقبت نا اندیشی کا کبھی بھی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ہزاروں بے گناہ لوگ مارے جائیں اور زخمی ہو جائیں۔

۱۳ دسمبر کو وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی نے جارحیت [illegible] اور چک [illegible] میں کہا تھا کہ ہندوستان جنگ نہیں چاہتا لیکن اس پر جنگ تھوپی جا رہی ہے۔ وزیر داخلہ لال کرشن اڈوانی نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے جبکہ واجپئی حکومت کا پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ جاری ہے۔ ۱۳ دسمبر کو اس کے موقف میں ایک تبدیلی آگئی اور اس نے سخت سفارتی اقدامات کروائے۔ ان سب باتوں سے اشارہ ملتا ہے کہ ہندوستان اپنا ایجنڈا آگے بڑھانا چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ پاکستان نہ صرف لشکر طیبہ اور جیش محمد کے خلاف بلکہ بھی شدت پسند گروپوں کے خلاف موثر کارروائی کرے۔ اس نے پاکستان کی جانب سے ۱۳ اور ۱۴ دسمبر کو اٹھائے جانے والے اقدامات کو بھی یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ اس نے جن ۳۰ مشتبہ افراد کو گرفتار کیا ہے وہ محض دکھاوے کے لئے نام اور غیر سنجیدہ کارروائی ہے۔

واجپئی حکومت نے پاکستان کی اس تجویز کو بھی نہ صرف حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا ہے کہ ہندوستان اس کے ساتھ مل کر ۱۳ دسمبر کو پارلیمنٹ پر ہوئے حملے کے متعلق سے لشکر طیبہ اور جیش محمد کے ملوث ہونے کے بارے میں شواہد جمع کرے بلکہ اس نے پاکستان پر یہ الزام بھی لگایا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھانے میں ناکام رہا ہے ہندوستان کا یہ بھی کہنا ہے کہ پاکستان دہشت گردی سے لڑنے کے لیے معقول اقدامات نہیں کر رہا ہے اسی طرح کا غیر معقول موقف ہندوستان نے اس وقت اختیار کیا تھا جب جارج بش نے دہشت گردی کے خلاف اپنی مہم میں پاکستان کو شامل کیا تھا اور ہندوستان نے پاکستان کی شمولیت پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ امریکہ کو ان ممالک کو اپنے ساتھ لینا چاہیے جہاں جمہوریت ہے۔

اترپردیش کی سیاست کے تناظر میں واجپئی حکومت سنگھ کے ذریعہ میں [illegible] اور اہم منصوبہ تیار کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ گذشتہ ۲۰ دسمبر کو بی جے پی نے راج ناتھ سنگھ کے ساتھ دو گھنٹہ تبادلہ خیال کیا اس میٹنگ میں بی جے پی اور آر ایس ایس کے بڑے بڑے لیڈر جسونت لال کرشن اڈوانی مرلی منوہر جوشی جن کرشن مورتی اور کشابھاؤ ٹھاکرے موجود تھے (دی ٹیلی گراف اور "دی انڈین ایج") ۲۳ دسمبر کی میٹنگ میں واجپئی نے کہا گیا کہ ہندوتو کے نام پر راج ناتھ سنگھ نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ سب مٹ جائے گا اگر ہندوستان نے پاکستان پر حملہ نہیں کیا اور یہ دکھانے کے لیے کہ ہندوستان ایک نرم سٹیٹ نہیں ہے۔ فوجی حملہ کرنا ضروری ہے اس لیے ترپ کے پتے کے طور پر [illegible] ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی [illegible] کے لیے ووٹ حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بنا رہی ہے۔

آج کے حالات میں ہندوستان کی مسلح افواج کے بڑے بڑے افسر فوجی کارروائی کے خلاف ہیں۔ [illegible] کمیٹی ہوئے [illegible] کی میٹنگ میں جن بڑے بڑے فوجی افسران نے فوجی کارروائی سے عدم رضامندی کا اظہار کیا ہے ان میں وی پی ملک، ایل رام داس، وی این شرما، شنکر رائے چودھری، وی آر راگھون اور افسر کریم کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آزادی کے بعد آج تک ہر مرتبہ ملک کے سیاسی اور فوجی لیڈروں میں رابطہ کا فقدان نظر آرہا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان پر حملہ کرنے کا فیصلہ [illegible] جب جنرل مانک شا نے [illegible] کی تیاری کی کمی تو بھی [illegible] اختلاف جاوداں فوجی مختصر [illegible] نہیں بلکہ صرف حملے کے وقت کو طے کر لیا۔

تینوں فوجوں کے سربراہوں کا خیال ہے کہ اگر پاکستانی علاقوں پر حملہ کیا گیا تو اس کے انتہائی خراب نتائج سامنے آئیں گے جس کے خطرات بہت زیادہ ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری فوجوں کو اس بات کی کوئی جانکاری نہیں ہے کہ دہشت گردی کے کیمپ کہاں کہاں ہیں۔ اس لیے اس صورت میں ہندوستان کے ہوائی حملے بیکار ثابت ہوں گے۔ اگر کیمپ اڑان بھریں گے تو جہازوں کے گرائے جانے کا خطرہ زیادہ ہو جائے گا اور جہاز گرنے کے بعد جنگ بہت سے حقیقی کیمپ ہماری توپ خانے کی زد سے باہر ہیں۔

اب صرف یہ متبادل رہ جاتا ہے کہ دہشت گردوں کا تعاقب کرتے ہوئے پاکستان کے اندر گھس کر دہشت گردوں کے اڈوں کو تباہ کیا جائے اس میں زبردست جانی نقصان کا اندیشہ ہے کیونکہ [illegible] سے کافی اچھی طرح کی اپنی حفاظت کر لیتی ہیں۔ پھر اس کو جنگ بننے میں دیر نہیں لگے گی اس لیے کہ پاکستان پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ پاکستان کے خلاف کوئی بھی حملہ جنگ کا باعث ہوگا اور یہ کہ جنگ دوسرے محاذوں پر بھی کھل سکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر ہندوستان حملہ کرے گا تو پاکستان بھی جوابی حملہ کرے گا۔ طالبان کی شکست اور پاکستان کی افغان پالیسی کے ختم ہو جانے کے بعد اب مشرف کے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچا ہے کہ وہ ہندوستان کے کسی بھی حملے کا جواب دے کیونکہ ان پر پہلے ہی پاکستان میں یہ الزامات لگ رہے ہیں کہ انہوں نے ملک کو امریکہ کے ہاتھوں گروی رکھ دیا ہے۔

اگر محدود جنگ ہوتی ہے تو اس سے نہ صرف پاکستان کی خستہ حال معیشت پوری طرح تباہ ہو جائے گی بلکہ خود ہندوستان کی معیشت بھی برسوں پیچھے چلی جائے گی۔ علاوہ ازیں اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ ایٹمی جنگ نہ چھڑ جائے جو انتہائی تباہ کن ہوگی۔

ہمیں ذرا رک کر غور سے سوال کرنا چاہیے کہ اگر پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور مشرف کا زوال ہو جاتا ہے یا ان کا قتل کر دیا جاتا ہے تو آخر ہندوستان کو کیا مل جائے گا۔ تباہ شدہ ملک زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ پھر پاکستان ایک ایٹمی ملک ہے اور کسی بڑی طاقت کا گھر جانا خود ہندوستان کے لیے زبردست چیلنج ثابت ہو سکتا ہے۔

دہشت گردی کے خلاف کسی بھی کارروائی کا مقصد پاکستان کو گھیر لینا نہیں ہونا چاہیے بلکہ اصل مقصد دہشت گردوں کے خلاف موثر کارروائی ہونا چاہیے۔ اگر ہندوستان کھلے عام پاکستان کے ساتھ ٹکراؤ کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کا مطلب دہشت گردوں کو دہشت گردی کے راستے پر مزید دھکیلنا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم خود اپنی شکست کا سامان تیار کر رہے ہیں۔ اور تجربے کی حقیقت بھی یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہر ملک کو دہشت گردی کا خطرہ ہو سکتا ہے خواہ وہ کتنا ہی بڑا وسائل سے مالا مال کیوں نہ ہو۔

ہمیں اس بات کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ پاکستان کے خلاف ہمارے فوجی متبادل بہت محدود ہیں اور ان میں بھی زبردست خطرات موجود ہیں۔

جو لوگ اسرائیل یا امریکہ کی مثال دے کر پاکستان کو سبق سکھانے کی وکالت کرتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ پاکستان عراق نہیں ہے اور نہ ہی فوجی طاقت کے اعتبار سے [illegible] ہندوستان کی طاقت بھی واضح طور پر محدود ہے۔

اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہندوستانی لیڈر جانتے ہیں کہ پارلیمنٹ پر حملہ کرنے والوں کا [illegible] پاکستان سے [illegible] اگر ایسا کرتے ہیں کہ [illegible] اندرونی اور باہری دونوں طرف سے زبردست خطرہ لاحق ہے۔ ایک طرف وہ امریکہ کے زبردست دباؤ میں ہیں کہ [illegible] دہشت گردی کے لیے [illegible] دوسری طرف ان کو شدت پسند [illegible] کی مخالفت کا سامنا ہے [illegible] کے حامی کو حال ہی میں قتل کردیا گیا ہے۔

[illegible]

## کیا ہے آپ کی رائے؟

ہفت روزہ الجمعیۃ موجودہ شکل میں بارہ صفحات پر تقریباً چودہ سالوں سے جاری ہے، اس وقت اس ہفت روزہ کا سائز ۲۳×۳۶/۱۲ ہوتا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہفت روزہ جو بہرصورت قومی وملی ترجمان ہے زیادہ سے زیادہ معیاری ہو اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں لوگوں تک پہنچے۔ ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ ہمارے قارئین اس سلسلے میں مندرجہ ذیل امور میں ہماری رہنمائی فرمائیں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔

- ہفت روزہ الجمعیۃ کو موجودہ سائز پر ہی رکھا جائے یا اس کا سائز کم کر کے اسے میگزین سائز ۲۳×۳۶/۸ پر کردیا جائے، اس شکل میں اس کے صفحات کی تعداد ۲۴ ہو جائے گی۔
- اس وقت ہفت روزہ الجمعیۃ سیاسی، علمی و دینی امور اور حالات حاضرہ سے متعلق تجزیاتی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہفت روزہ الجمعیۃ کو مزید معیاری بنانے کے لیے آپ کن دوسرے عنوانات و موضوعات اور تبدیلیوں کو ضروری سمجھتے ہیں۔
- ہماری یہ دیرینہ خواہش ہے کہ ہفت روزہ الجمعیۃ کو چہار رنگی خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ منظر عام پر لائیں۔ ظاہر ہے موجودہ قیمت اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ مناسب ہوگا کہ اس کی قیمت میں اضافہ کر دیا جائے اور الجمعیۃ کو چہار رنگی ٹائٹل کے ساتھ منظر عام پر لایا جائے۔

ہم اپنے قارئین کے قیمتی مشوروں کے منتظر ہیں۔ براہ کرم جلد سے جلد اپنی رائے سے ہمیں مطلع فرمائیں۔

رابطہ کے لئے:

منیجر ہفت روزہ الجمعیۃ، مدنی ہال نمبر ۱ بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی-۱۱۰۰۰۲

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی
طابع و ناظر: مولانا اسجد مدنی
مدیر: محمد حنیف [illegible]
ملکیت: جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی
مقام اشاعت: مدنی ہال
۱- بہادر شاہ ظفر مارگ
نئی دہلی-۲
مطبوعہ: [illegible]
[illegible]